



## ریمنڈ این بکسن ہوٹل صنعت کا عالمی منظر نامہ

لورنڈا کیز لونگ

ہوٹل گروپ کے ساتھ بھی۔ میں صرف عالمی سطح کی عدمگی اور  
مہارت کو جانتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ جغرافیائی سرحدوں سے  
بلند ہو کر فاوجی اسٹار سروس ایک ایسے انداز میں کس طرح پیش کی جا  
سکتی ہے جو انداز آفی ہو۔”

بکسن نے یہ بھی کہا کہ ”جو امریکی بیرونی ملکوں میں سکوت گیر  
سے کام کرنے آئی ہوں میں نے اپنی آنکھیں اور کان دبوں کلر کئے

ہوں گے لیے بھی کہا کہ ”جس کو ایک سے زائد زبانیں بولتے ہیں۔ وہ نسلی رنگارنگی کے  
رہے ہیں وہ ایک سے زائد زبانیں بولتے ہیں۔ وہ نسلی رنگارنگی کے

ہوں گے لیے بھی کہا کہ ”جس کو ایک سے زائد زبانیں بولتے ہیں۔ وہ نسلی رنگارنگی کے  
دریمان پلے بڑھے ہیں۔ ان کا تاثر وسیع تر ہوتا ہے اور شامکش کی

لکوری ہوٹلوں میں کام کرنے کے موقع آئے۔ ان ہوٹلوں میں پیوس

کا ہوٹل پلازا اسٹی اور سوئیٹرینڈ کا موشن یوس ہلیس بھی شامل ہیں۔

انہوں نے پیوس ہوٹل کی انتظامیہ کو ہاتھ میں لیتے وقت ان کا

تجربہ کام آیا۔ جس طرح جیتن میں کام آئے گا کیوں تاج ہوٹل

یونیورسٹی دے سور ہوں، بوشن کی ہادوڑی یونیورسٹی اور نیویارک کی کوئی

گروپ جیتن میں بھی بیوس کے امکانات کا کامرازہ درہ رہا ہے۔

بکسن نے کہا ”مجھے معلوم تھا کہ عمر محکمی ایک ہم جوئی کی پیش

محکمی جاری ہے۔ مجھا ایک ایسی کمپنی میں شریک ہونے کا موقع دیا جا

رہا ہے جس نے عالمی سطح پر اپنے لفڑی چھوڑنے کا کام شروع کیا ہے اس

کے علاوہ مجھے ایک ایسے ملک میں رہنے کا موقع مل رہا ہے جس نے

عالمی سطح پر اپنے نقصہ مرتب کرنے شروع کئے ہیں۔

ہوٹل کا کاروبار ہے گرچنان کہ کاروباریں بکسن نے امریکی میں

کرایہ پر کاروبار ہے والی سب سے زیادہ کمپنیوں میں سے ایک کمپنی بھی۔

اپنے کسی ساتھی کے ساتھ متحمل کر قائم کی ہے اور اس کمپنی نے ۱۹۷۰ کی

دہائیں میں سیاحت کو بڑھاوا دیئے ہیں۔ میں بہت نیاں روں کیا ہے۔

بکسن کا ہندوستان کے ساتھ بھی۔ میں آج بھی ہندوستان کے ملک کے ساتھ بھی اور  
بکسن نے کہا کہ ”جو ایک سے زائد زبانیں بولتے ہیں۔ وہ نسلی رنگارنگی کے  
رہے ہیں وہ ایک سے زائد زبانیں بولتے ہیں۔ وہ نسلی رنگارنگی کے

دریمان پلے بڑھے ہیں۔ ان کا تاثر وسیع تر ہوتا ہے اور شامکش کی

لکوری ہوٹلوں میں کام کرنے کے موقع آئے۔ ان ہوٹلوں میں پیوس

کا ہوٹل پلازا اسٹی اور سوئیٹرینڈ کا موشن یوس ہلیس بھی شامل ہیں۔

انہوں نے پیوس ہوٹل کی انتظامیہ کو ہاتھ میں لیتے وقت ان کا

تجربہ کام آیا۔ جس طرح جیتن میں کام آئے گا کیوں تاج ہوٹل

یونیورسٹی دے سور ہوں، بوشن کی ہادوڑی یونیورسٹی اور نیویارک کی کوئی

گروپ جیتن میں بھی بیوس کے امکانات کا کامرازہ درہ رہا ہے۔

بکسن نے کہا ”مجھے معلوم تھا کہ عمر محکمی ایک ہم جوئی کی پیش

محکمی جاری ہے۔ مجھا ایک ایسی کمپنی میں شریک ہونے کا موقع دیا جا

رہا ہے جس نے عالمی سطح پر اپنے لفڑی چھوڑنے کا کام شروع کیا ہے اس

کے علاوہ مجھے ایک ایسے ملک میں رہنے کا موقع مل رہا ہے جس نے

عالمی سطح پر اپنے نقصہ مرتب کرنے شروع کئے ہیں۔

بکسن کا ہندوستان تک رسانی آسان تر ہو گئی ہے لیکن ہندوستان

میں جن بڑے شہروں تک لوگ آنا چاہتے ہیں ان شہروں میں ہر

سال چاروں کے دروان ہوٹلوں میں کروں کی کمی پڑ جاتی ہے۔ اس

لئے کمکن کا مشورہ یہ ہے کہ ہندوستان میں سیاحت کے تعلق رکھنے

والے تمام لوگوں کی محنتی ٹریول ایجنٹوں، نور آپریٹرزوں، فضائی کمپنیوں

اور حکومت کو چاہئے کہ یہ سب آپس بھی ہے اور کسی نئے اور مختلف تجربے سے

ریمنڈ این بکسن کا بھچن ہوا کی میں گزر۔ انہیں بھچن میں ہندوستان کے بارے میں زیادہ معلوم نہیں تھا لیکن آج وہ تاج ہوٹس، ریز ارٹس اور ہیلیس کے بلجنگ ڈائرکٹر کے طور پر اپنے کیرر کے سب سے بڑے چیخن کا سامنا بھی کر رہے ہیں اور ”تاجیات ہم جوئی“ سے بھی الٹ اندوز ہو رہے ہیں۔ وہ ۲۰۰۳ء میں تاج یورڈ میں شریک ہوئے۔ اس سے قبل ۱۵ سال تک وہ نیویارک کی میں ماڈر ہوٹل کے جرزل شعبہ رہے۔

انہوں نے کہا ”میں تاج کو ایک ایسی ہوٹل کمپنی کے طور پر جانتا تھا جس کے پاس نہایت عمدہ، تاریخی، فائیس اسٹار جائیدادیں ہیں۔“

لیکن اس عرصے پر آنے سے پہلے وہ اس بات سے واقع نہیں تھے کہ تاج گروپ کے پیچے کون سی افساوی شخصیت ہے۔ انہیں اس بات کا علم نہیں تھا کہ صنعت کارجے این ناٹا نے ۲۰۰۳ء میں بھی میں

ایک پریش مقام کے طور پر تاج ہوٹل قائم کیا تھا جہاں ہندوستانی

ٹھہریں۔ کیوں کہ خود ناٹا کو شہر کے اندر ایک ایسے ہوٹل میں جانے سے روک دیا گیا جو صرف یورپی باشندوں کے لئے مخصوص تھا۔

بکسن نے کہا ”مجھے اس کا پوری طرح احساس ہے کہ تاج کے اس لئے کیا معنی رہا گا۔“

بکسن کا اپنا پس مظہر بھی اس خیال میں اضافے کا باعث ہے۔

انہوں نے اپنی آبائی امیت کا ذکر کیا جو کہ امریکی یونین میں شاہ

ہونے والی آخری ریاست ہے اور کہا ”ہوا کیے باشندوں کو اچانک ہو کر اس کا علم ہوا کر زیادہ طاقتور جعل آور کے آنکھوں کے پیچے

ہونا کیا ہوتا ہے۔ مجھے رنگ کے بنیاد پر تفریق کا بھی علم ہے۔ اس

لئے جب مجھے تاج کی تاریخ کا علم ہوا تو میرا سینڈ فر سے پھول گیا کہ میں پوری دنیا میں ہوٹل کے اس طرز کو پھیلانے والی ایک کمپنی کی

مد کرنے میں چھوٹا سارا عمل تھا ہاں۔“

بکسن کو اپنیں ہے کہ ان کے کام کا ج میں صرف امریکی

نہیں بلکہ عالمی تماظیر شامل ہے۔ انہوں نے کہا ”میں ہوٹل کی

تجارت میں اسی پلائز ہاں ہوں۔ میں نے یورپی لکوری ہوٹلوں کے

مالک رفائل گروپ کے ساتھ بھی کام کیا ہے اور میزبان اور پیش